

## 44877- فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کے متعلق ہمارا موقف

### سوال

ایسی حدیث جس میں کسی فضیلت یاد پر ابھارا گیا ہو لیکن اس کی سند ضعیف ہو کے بارہ میں علماء کرام کا موقف کیا ہے، برائے مہربانی اس کے متعلق ہم جواب چاہتے ہیں؟

### پسندیدہ جواب

فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء اس پر عمل کرنے کو کچھ شروط کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں، اور بعض علماء اس پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں۔

حافظ ابن حجر محمد اللہ نے ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی شروط کا خلاصہ بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے :

1- ضعیف زیادہ شدید نہ ہو، اس لیے کسی ایسی حدیث پر عمل نہیں کیا جائیگا جب کسی ایک کذب یا متمم بالکذب یا غش غلط راوی نے انفرادی طور پر بیان کیا ہو۔

2- وہ حدیث معمول بہ اصول کے تحت مندرج ہو۔

3- اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کے ثابت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے، بلکہ اعتیاط کا اعتقاد ہو۔

ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا معنی یہ نہیں کہ کسی ضعیف حدیث میں آنے کی بنابرہ اس عبادت کو مستحب قرار دیں، کیونکہ کسی بھی عالم دین نے ایسا نہیں کہا جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کلام میں آگے آئیگا بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب کسی شرعی دلیل سے کوئی معین عبادت کا استجابت ہو مثلاً قائم اللیل اور پھر قیام اللیل کی فضیلت میں کوئی ضعیف حدیث آجائے تو اس ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس پر عمل کا معنی یہ ہے کہ لوگوں اس عبادت کی ترغیب دلانے کے لیے یہ حدیث روایت کی جائے، اور امید رکھی جائے کہ ضعیف حدیث میں وارد شدہ ثواب عمل کرنے والے کو ملے گا کیونکہ اس حالت میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے سے اس پر کوئی شرعی مانع مرتباً نہیں ہوتی، مثلاً کسی ایسی عبادت کو مستحب کرنا جو شریعت میں ثابت نہیں، بلکہ اگر اسے یہ اجر و ثواب حاصل ہو جائے تو تھیک و گرنہ اسے کوئی نقصان و ضرر نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کنستے ہیں :

"شریعت میں ان ضعیف احادیث پر جو نہ تو صحیح اور نہ ہی حسن ہوں اعتماد کرنا جائز نہیں، لیکن احمد بن حنبل وغیرہ دوسرے علماء نے فضائل اعمال میں حدیث روایت کرنا جائز قرار دیا ہے جبکہ اس کے متعلق یہ معلوم ہے کہ وہ جھوٹ نہیں، یہ اس لیے کہ جب عمل کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ شرعی دلیل کے ساتھ مشروع ہے، اور ایسی حدیث روایت کی جس کے متعلق اسے علم نہ ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو ثواب کا حق ہونا جائز ہے۔

آنہ میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ کسی ضعیف حدیث کی بنابر کوئی چیز واجب یا مستحب قرار دی جائے، جو بھی ایسا کہتا ہے اس نے اجماع کی خلافت کی... جس کے متعلق اسے علم ہو کہ یہ جھوٹ نہیں اسے ترغیب و ترہیب میں روایت کرنا جائز ہے، لیکن اس میں جس کے متعلق اس مجملوں الحال کے علاوہ کسی اور دلیل کی بنابر علم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں رغبت دلائی

بہے، یا اس سے ڈرایا ہوا ہے

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (1/250).

اور ابو بکر بن العربيٰ نے ضعیف حدیث پر مطلقاً عدم جواز کہا ہے، نہ توفیق اعمال میں اور نہ ہی کسی دوسرے میں اس پر عمل ہو سکتا ہے۔

دیکھیں: تدریب الراوی (1/252).

علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: مقدمہ کتاب: صحیح الترغیب والترحیب (1/47-67).

فضائل اعمال وغیرہ میں جو احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہیں ان پر عمل کر کے ضعیف حدیث سے استثناء ہے۔

اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ضعیف اور صحیح حدیث کو پہچانے، اور صرف صحیح حدیث پر ہی عمل کرے۔

واللہ اعلم۔